ہفت روزہ
سوادِ اعظم
لاہور
مدیر مسئول
حکیم غلام معین الدین نعیمی

جلد ۷ | ۸ رجمادی الاول ۱۳۸۳ھ | بروز جمعۃ المبارک | ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء | شمارہ ۱۵/۱۴

جائزے

محاسبہ کیجئے ...... آج پاکستان کی تعبیر کیا ہے!

از مصور معرفت مولانا محمد عارف اللہ شاہ راولپنڈی

یہ حقیقت کتنی دردناک ہے کہ جو ملک دین کے نام پر معرض وجود میں آیا، اور جس قوم نے لاکھوں سہاگنوں کا سہاگ اس امید پر اجڑتے دیکھا کہ ہم اپنی پسندیدہ زمین پر پہنچ کر اس معاشرہ کو پروان چڑھتا ہوا دیکھیں گے۔ جس میں محمود اور ایاز کا فرق مٹ جاتا ہے اور رنگ روپ، ذات پات، اونچ نیچ اور وطنیت کا کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔

آہ! جو قافلہ انسانی خون کے سمندر کو عبور کرتا ہوا، اور اپنے کروڑوں بھائیوں کو دشمن کے پنجوں میں تڑپتا بلکتا اور سسکتا ہوا چھوڑ کر اس یقین پر روانہ ہوا تھا۔ کہ آج کے بچے کل جوان ہو کر پوری قوم کی قسمت بدل دیں گے اور جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ وہ منزل پر پہنچ کر کھو گیا۔

آہ صد آہ کہ ہمارا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ جو کل بچہ تھا، وہ آج جوان ہو گیا لیکن اس کے خون میں حرارت نہیں ہے۔ جو حمیت قوموں کو ابھارتی ہے وہ ختم ہو چکی ہے۔

خیال تو یہ تھا کہ تقسیم ملک کے وقت جس طوفان سے دوچار ہونا پڑا تھا، اس سے جذبات میں تلاطم پیدا ہو گا اور بالآخر یہ لہریں سیلاب بن کر جس طرف کا رخ کریں گی اس طرف کا نقشہ بدل دیں گی۔ لیکن خواب کی تعبیر الٹ گئی۔ جس نوجوان کی غیرت دشمن کی میلی نگاہ کو برداشت نہ کر سکتی تھی آج اسی نوجوان کے دروازوں پر دشمن دستک دے رہا ہے لیکن پاکستانی نوجوان بستر استراحت پر پڑا ہوا انگڑائیاں لے رہا ہے۔

جس قوم کی بیٹیوں کے آنچل پر آفتاب کی کرن نہ پڑتی تھی، وہ آج بازاروں، کلبوں اور ہوٹلوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔

جس عورت کو کل تک چراغ خانہ سمجھا جاتا تھا وہ آج شمع انجمن بنی ہوئی ہے۔ فحاشی و عریانی اپنے شباب پر ہے۔ دیانت و امانت کا جنازہ نکل رہا ہے۔

قتل و غارت گری عیاشی و بدکاری کا بازار گرم ہے۔ ایسے تاریک ماحول میں امید کی کرن اور جینے کا سہارا صرف یہ ہے کہ ہم آپ سب مل جل کر انتہائی دلسوزی کے ساتھ بارگاہ رسالت میں عرض کریں ؎

بیا کن گوشۂ چشمے کہ درد شرق
مسلمانے نہ بیچارہ تر نیست

مزید عرض کیجئے ؎

تیرے تماشا دھر بھی ہو اک نگاہ کرم
جو بے قراروں کو بھی کچھ قرار دے

انگریزوں کا ایجنٹ کون تھا

اس وقت ہمارے سامنے رسالہ "تعلیم القرآن" بابت ماہ جولائی ۱۹۶۳ء کا صفحہ ۲۰ ہے۔ جس پر اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ پر انگریزوں کی حمایت کا الزام لگایا گیا ہے۔ ہم اس کے جواب میں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کا ساٹھ سال قبل کا لکھا ہوا فتویٰ بعنوان "حکومت برطانیہ اور مسلمانانِ ہند" جو میرٹھ میں ایک آنریری مجسٹریٹ صاحب نے شائع کرا کے دس ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیا تھا۔ نذر قارئین کرتے ہیں اس فتوے کو تمام علماء دیوبند کی منظوری حاصل کرنے کے لیے علماء دیوبند کے پہلے سالانہ اجلاس موتمر الانصار منعقدہ ۱۳۲۹ھ (گویا آج سے ۵۴ سال قبل) بمقام مراد آباد پڑھا گیا۔

اس فتوے کو غور پڑھیے

استفتاء:- یہ ملک ہندوستان جو سو برس سے زیادہ سے مملوکہ و مقبوضہ حکام مسیحی ہے اور ان کی رعایا میں ہنود وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ہم لوگ مسلمان بھی زیر حکومت آباد ہیں تو مسلمانوں کو اس ملک میں رعایائے حکام رہنا چاہیے یا نہیں۔ اور ہم مسلمانوں کو اپنے ان حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور نیز ہنود وغیرہ دیگر رعایا حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے۔

الجواب:- (۱) چونکہ قدیم سے مذہب اور قانون جملہ مسیحی لوگوں کا یہ ہے کہ کسی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے اور نہ کسی کی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن و حفاظت میں رکھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو مملوکہ و مقبوضہ اہل مسیحی ہے رہنا اور ان کا رعیت بننا درست ہے۔ چنانچہ جب کفار مکہ معظمہ نے مسلمانوں کو تکلیف و ایذا دینی پہنچائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک حبشہ میں جو مقبوضہ نصاریٰ تھا۔ بھیج دیا۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ وہ کسی مذہب میں دست اندازی نہیں کرتے تھے۔

(۲) اور جب مسلمان رعایا بن کر ہندوستان میں رہے اور حکام سے عہد و پیمان کر چکے۔ کہ کسی حاکم یا رعایا حکام کی جان اور مال میں دست اندازی نہ کریں (باقی صفحہ ۴ پر)

ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

ملک کا سیاسی اور اقتصادی استحکام

صدر ایوب نے کراچی کے پارسیوں کی ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ "بیس سال بڑے نازک ہیں اور ملک میں سیاسی و اقتصادی استحکام کی اشد ضرورت ہے اور میں یہ مصمم عہد کر چکا ہوں کہ ملک و قوم کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھوں گا۔ اور ملک کی سلامتی و استحکام کو جو داخلی و خارجی خطرات لاحق ہیں ان سے پاکستان کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔"

صدر کا یہ احساس اور یہ عزم مصمم نہایت خوش آیند ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اگر ملک کے اندر سیاسی و اقتصادی استحکام نہ ہو تو یہ صورتِ حال ہرگز ملک و ملت کی بقاء و ترقی کے لئے فال نیک نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا پاکستان کے کسی بہی خواہ کو اگر اس امر پر تشویش ہوتی ہے تو یہ بالکل فطری اور بجا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ملک میں سیاسی و اقتصادی عدم استحکام کے اسباب و وجوہ کیا ہیں اور کون ہے کہ جو اس میں آئے دن مزید اضافے کر رہا ہے۔

★

اس مقصد کے پیش نظر جب ہم گزشتہ سولہ سال کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف محسوس ہوتا ہے کہ ملک و ملت کو اس افسوسناک صورتِ حال سے دوچار کرنے کا ذمہ دار ہمارا حکمران طبقہ ہے۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ماضی میں مختلف اوقات میں برسرِ اقتدار رہ چکے ہیں اور وہ بھی حضرات لوگ شریک ہیں جو آج زمامِ اقتدار سنبھالے ہوئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکمران اس بات میں سرِ فہرست آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ سابق حکمرانوں کے حاشیۂ خیال میں بھی نہ آ سکتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد جو لوگ برسرِ اقتدار آئے انہیں پوری قوم کا اعتماد حاصل تھا۔ اور اگر وہ چاہتے تو اسی اعتماد سے فائدہ اٹھا کر تعمیر قوم و وطن کی گرانقدر خدمات انجام دے سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مجرمانہ کوتاہی کی دستور جیسے اہم مسئلہ کو بھی لٹکائے رکھا۔ اور خود اس نصب العین ہی کو نظر انداز کرنے لگے جس کے لئے پاکستان معرض وجود میں آیا تھا۔ چنانچہ جب عوام نے دیکھا کہ انہیں جس پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ بتایا جاتا تھا اب اس کے اندر اسلامی نظام و دستور کا مطالبہ کرنے والوں کو قید و بند سے دوچار کیا جا رہا ہے اسلامی حکومت کے بجائے سیکولر اسٹیٹ کے نعرے بلند کیے جا رہے ہیں۔ اور جن سے توقع تھی کہ وہ "امر بالمعروف" کا فریضہ انجام دیں گے وہ "امر بالمنکر" فرما رہے ہیں۔ تو ان میں مایوسی اور بے اطمینانی پیدا ہونے لگی۔ اور رفتہ رفتہ اُن کے دل حکمرانوں سے کھٹے ہو گئے۔ اس صورت حال نے عوام اور حکمرانوں کے درمیان گوناگوں اختلافات کی خلیج حائل کر دی جو روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی اور پھر نوبت بایں جا رسید کہ اب عوام کو سرے سے اپنے حکمرانوں پر اعتماد ہی نہیں رہا ہے اور حکمران ابھی کالے قوانین اور نت نئے آرڈیننسوں کے سہارے قوم و ملک پر اپنے تسلط کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اور قوم ایک بار پھر اپنے آپ کو تقسیم سے قبل کے سے حالات میں گھرا ہوا پاتی ہے۔

★

ان حالات میں صدر ایوب کا مذکورہ بالا بیان اگر وہ محض ان کے حُسنِ بیان کا ایک شاہکار نہیں ہے اور وہ واقعی دل سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ملک سے سیاسی و اقتصادی عدم استحکام دور ہو۔ اور پاکستان کو جو داخلی و خارجی خطرات لاحق ہیں وہ ان سے خوش اسلوبی سے عہدہ برآ ہو تو ان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف مارشل لاء سے قبل کے حالات کا جائزہ لیں بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ خود ان کے زمانۂ اقتدار میں عوام کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اور کون کون سے ایسے اقدامات ہوئے ہیں۔ جو ملک میں سیاسی عدم استحکام اور بے اعتمادی کی فضا پیدا کرنے کا باعث بنے ہیں۔ اس سلسلے میں موصوف کو سب سے پہلے اس دستور کا جائزہ لینا چاہیئے جو خود اُنہی کا وضع کردہ ہے۔ اور جس سے جمہوریت کی آمریت کی بو آتی ہے۔ جس کی رو سے ایک فرد واحد کو حکومت کے جملہ اختیارات حاصل ہو گئے ہیں اور دس کروڑ عوام سے تمام حقوق سلب کر لئے گئے ہیں۔ اور جس کے متعلق اب پورے ملک کا یہ عقیدہ قرار پا چکا ہے کہ یہ "دستور" اگر دستور ہے تو یہ اسلام اور جمہوریت کے ساتھ محض ایک مذاق ہے۔

★

پھر اس کے بعد صدر کو سیاسی اور سماجی سرگرمیوں پر اُن ناروا پابندیوں کا بھی جائزہ لینا چاہیئے۔ جنہوں نے لوگوں کے ایک طرح سے ہاتھ پاؤں توڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ زبانوں پر پہرے بٹھا دیئے ہیں۔ جلسے جلوس کی آزادی چھین لی ہے۔ اُن کالے قوانین پر غور کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے نہ صرف عدل و انصاف کی مسلّمہ اقدار کو پامال کیا ہے بلکہ جو ہمارے نظام انصاف کا بھی مذاق اڑا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ افسوسناک پبلک آرڈیننس آرڈیننس ہے۔ پھر ان تمام افسوسناک اقدامات سے بڑھ کر قابل مذمت موجودہ اربابِ اختیار کا وہ کارنامہ ہے جو انہوں نے رسوائے زمانہ مسلم فیملی لاز آرڈیننس جاری کر کے انجام دیا ہے یہ تو درحقیقت براہ راست پاکستان کی آئیڈیالوجی پر حملہ ہے۔ دین و شریعت کے صریح احکام میں مداخلت ہے۔ قرآن و سنت سے استہزا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ برحق کے مقابلے میں وہ دلیرانہ اقدام ہے کہ جس کی جرأت و جسارت انگریز بھی اپنے تمام دورِ اقتدار میں نہ کر سکے تھے۔ ان قوانین کی موجودگی میں ملتِ مسلمہ کا اعتماد حاصل کرنا برسر اقتدار طبقے کے لیے مشکل ہی نہیں ناممکن ہے!

ان انتہائی تشویشناک حالات میں توقع تھی کہ اربابِ حکومت دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے رائے عامہ کا احترام کریں گے۔ عوام کے بنیادی انسانی حقوق بحال کریں گے۔ دستور و آئین میں ترمیم کر کے اس میں جمہوری و اسلامی دفعات شامل کریں گے۔ فیملی لاز آرڈیننس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ کالے قوانین کا منہ کالا ہو گا۔ اور آئندہ "بیس نازک سالوں" کا لحاظ کرتے ہوئے ہر وہ جائز قدم اٹھایا جائے گا کہ جس سے انتظامیہ پر ملک کے عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔ لیکن حال ہی کو صوبائی حکومتوں کے سربراہوں نے قومی پریس کو پا بزنجیر کر کے ان تمام نیک توقعات پر پانی پھیر دیا جو غلطی سے قائم کر لی گئی تھیں۔

چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ حکمرانوں کی اس تازہ کرم فرمائی نے ملک کے حالات کو بد سے بدتر بنا دیا ہے۔ اور اب مسائل کی گتھیاں کچھ اتنی زیادہ الجھ گئی ہیں کہ آسانی سے ان کو سلجھانا اگر ناممکن نہیں تو انتہائی دشوار ضرور ہے۔ چنانچہ جب اسی تاریک پس منظر میں ہم صدر مملکت کے مذکورہ بالا بیان کو دیکھتے ہیں تو وہ ہر چند کہ ہماری مایوسیوں میں کوئی کمی نہیں کرتا تاہم انہیں ایک صحیح مشورہ اور نہایت ہی خواہانہ مشورہ دینے کی تقریب ضرور فراہم کرتا ہے اور وہ یہ کہ اگر انہوں نے سچ مچ ملک کے داخلی و خارجی حالات کے سنوارنے کا بیڑا اُٹھا لیا ہے تو پھر انہیں حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے سب سے پہلے اپنی اور اپنی حکومت کے اب تک کے غلط طرزِ عمل اور اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کی تلافی اور اصلاح کرنا چاہیئے۔ چونکہ عوام اور حکام کے درمیان باہمی عدم تعاون اور عدم اعتماد کی کیفیت قومی و سیاسی عدم استحکام پر منتج ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ پاکستان میں فطرت اپنا قانون بدل ڈالے اور یہاں یہ صورتِ حال کچھ مختلف ثمرات ظاہر کرے۔ لہٰذا جب حقیقت یہ ہے اور ان کا مذکورہ بالا بیان بھی خالص خلوص و دردمندی کا نتیجہ ہے اور وہ اصلاح احوال کا مصمم ارادہ بھی رکھتے ہیں تو پھر انہیں قوم کے جائز مطالبات کو تسلیم کر کے اس کا اعتماد حاصل کرنے میں ہرگز کوئی تاخیر نہیں کرنا چاہیئے۔ صدر کے اس تازہ بیان کے بعد قوم ان کے آیندہ طرزِ عمل کو خاص اہمیت دے گی اور اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدام کرتے ہیں اور اس بیان کی لاج کیونکر رکھتے ہیں۔

(ایشیا)

نمک مرگانگ
امراضِ جگر کے لئے نہایت مفید ہے۔
قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ
نعیمی دواخانہ۔ موچی گیٹ۔ لاہور

داخلی خطرات سے تغافل کیشی مذموم اثرات منتج ہوگی

ارباب بست وکشاد اپنے فرائض کا احساس کریں

از ابوالخیر صاحبزادہ عبدالرشاد طاہر الغزنوی

ہماری جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کو جو داخلی و خارجی خطرات لاحق ہیں در منداں وطن عزیز پر مستور نہیں پاکستان کا ازلی دشمن بھارت ہے جو مطلق العنانی و آمریت کے ساتھ اسلام دشمنی میں ضرب المثل ہے اس کی مدام یہ سعی رہتی ہے کہ کوئی موقع ہاتھ لگے اور وہ پاکستان کے گلشن میں خار کی بیخ کنی کرے ضمیر فروشی خود غرضانہ ذہنیت شعوبی عصبیت ہلاکت بار انداز فکر اس بدنام ملک کے سرمایہ مراد ہیں وہ ہر قیمت پر ارض پاکستان کو دار رسن کی طرف سر کے بل گرتا دیکھنے کا شدت سے متمنی ہے۔ دوسری طرف بائے نام حمایتی پاکستان امریکہ و برطانیہ ہیں جن میں تغافل کے سوا دوسری کوئی مایہ نہیں ہر جائی ہونا ان کا مرکزی کردار کی حیثیت رکھتا ہے یہ ہر دو ممالک پاکستان کے حلیف ہونے کے باوجود اس کے جان لیوا ازلی دشمن بھارت کو مسلح کر رہے ہیں وہ پاکستان ہی سے وہی خونی ڈرامہ کھلانے کی سعی کرتے ہیں جو وہ عالمی حلیف ہونے کی حیثیت میں گوا میں کھلوا چکے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کشمیر کا مسئلہ اپنے اندر ایک مثالی ہلاکت آفرینی لیے ہوئے ہے لیکن امریکہ اور انگلستان کو ابھی تک اس پرخطر مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہو سکا وہ سہواً یا عمداً اس مسئلہ سے بے اعتنائی برت کر پاکستان دوستی پر کاری ضرب لگا رہے ہیں ان حالات میں ہماری حکومت پاکستان کو خارجی خطرہ سے کس حد تک سامنا ہے اکوئی صاحب بصیرت چشم پوشی نہیں کر سکتا لیکن میں عرض کروں کہ

"حکومت کو سب سے بڑا خطرہ اندرونی ہے"

سرزمین پاکستان جو مسلمانوں نے پوری جد و جہد مسلسل محنت شاقہ اور لاکھوں مالی و جانی قربانیوں کے بعد حضرت قائداعظم اور ان کے رفقائے کار کی قیادت میں بنایا میں انقلاب کے منکر ایسے بد طینت و غدار ملت افراد بھی سر چھپائے آ بیٹھے جن کا کام بھارت میں صرف گاندھی و پٹیل کی بین کے آگے ناچنا تھا اور جنہوں نے پاکستان کو پلیدستان اور بانی پاکستان قائداعظم کو کافر اعظم کہا تھا۔ میں نے ہفت روزہ سواد اعظم لاہور میں رسالہ اقدام کا ایک مضمون پڑھا جس میں مضمون نگار جناب غلام محمد بٹ صاحب نے کراچی کے ایک مولانا کی نشاندہی کی جنہوں نے قائداعظم کو مکار دغا باز اور اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو فریبی دکھا قرار دیا ساتھ ہی مولانا حسین احمد مدنی کو شیخ الاسلام اور رحمۃ اللہ علیہ فرمایا۔ یہ ہے ان علمبرداران کانگریسیت کا ماضی الضمیر جس سے وہ عرصہ سے عوام کے قلوب مجروح فرمایا کرتے ہیں یہ وہی حضرات ہیں جن کی جڑیں تاہنوز گاندھی جی کی سمادھی سے پیوست ہیں۔ اور کانگریس کی کاسہ لیسی کو اپنا ایمان اور اس کے صیانت ناموس کو ذریعہ رستگاری گردانتے ہیں۔ پاکستان کا وجود مسعود ان کو ایک نظر نہیں بھاتا اور اس عظیم اسلامی مملکت کو ختم کر کے صفحہ ہستی سے مٹانا اور پھر متحدہ ہندوستان بنانا ان کے پروگرام کا اہم پہلو ہے۔ یہ ملک میں انتشار پسندی گروہی منصوبہ بندی مخلاتی سازشوں کے موجد و موسس اعلیٰ ہیں۔ یہ انہی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے جو ان کو آقایان نعمت بھارت سے ان تک پہنچائیں گے یہ ارباب طائفہ پاکستان کو تیرہ و تار گھٹا میں سرگرداں کر کے بھاگ کی خیا گستری کے اسباب پیدا کرنے کے اہم کفالت پر عمل کر رہے ہیں۔ مذہبی مسند ارشاد پر براجمان ہو کر اپنے ہنا سپتی جمانیت سے عوام کو دھوکہ میں ڈالنا ان کا منتہائے مقصود ہے۔ ان کا نہاں خانہ دل ایک ایسا بارود خانہ ہے جو کسی بھی وقت الم ناک تباہی پھیلا سکتا ہے۔

تاریخ ہمیں سبق دیتی ہے کہ زمانہ اگر اپنی کشت سے محمود غزنوی جیسے سلطان جیسے نامور غازی پیدا کر سکتا ہے تو اسی ہی کشت سے میر جعفر میر صادق جیسے غداران قوم بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

حکومت کا یہ سمجھنا کہ ہر چمکتی چیز سونا ہوتی ہے اور ہر لمبی داڑھی والا اور سر منڈانے والا آسمانی تارا ہے حکومت کی سخت خود فریبی ہے۔

حکومت باریک بینی کا مظاہرہ کرے ان حالات میں بھی اگر حکومت نے ان خوابیدہ چہروں کی نبض شناسی نہ کی اور مذہبی و ملکی مطالبات و احساسات کو در خور اعتنا نہ سمجھا تو اچھے نتائج کی توقع عبث ہے حکومت کی ترویج و تنظیم اور بقائے دوام کی خاطر ضروری ہے کہ باطل کی مجموعی قوتوں کے اشتراک کو ایک خواب پریشان کر کے رکھ دیا جائے۔ اگر یہ داخلی امراض روز افزوں رہے اور ان کا مناسب علاج نہ کیا گیا تو ان کے تابکاری اثرات سے عوام جانبر نہیں ہو سکیں گے پھر پاکستان کی عظیم اسلامی مملکت ایک افسانہ گہنہ بن جائے گی پھر تمام پروگرام سراب ثابت ہوں گے اس گرگ آشتی پنجہ نگیں استعماری خواب کو پہلے سے ہی ختم کر دینے کے لئے ضروری ہے کہ مملکت سے ایسے غیر ذمہ دار اور پاکستان دشمن کاسہ لیسان کانگریس کو بیک بینی و دو گوش جیرت کرا دی جائے تاکہ ملک آرام و چین کا سانس لے سکے یہ حکومت کا ایک عظیم اور ناقابل فراموش احسان ہوگا کہ وہ قوم کو ان ضمیر فروشوں دشمنان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و مخالف وطن کو مناصب جلیلہ سے ہٹا کر ان کی موہوم امیدوں پہ پانی پھیر دے۔ یہ کبھی یوم مدنی مناتے ہیں کبھی یوم بخاری کی سوجھتی ہے کبھی یوم ابوالکلام آزاد منانے لگ جاتے ہیں یا ایسی سرگرمیاں ہیں جو کسی بھی وقت حکومت کے لئے خطرناک مسائل پیدا کر سکتے ہیں یا ان کو ان سرگرمیوں سے سختی سے منع کیا جائے یا پھر پاکستان میں سرکاری طور پہ یوم گاندھی اور یوم پٹیل بھی منایا جایا کرے کیونکہ پاکستان کی جتنی دشمنی اول الذکر حضرات نے کی اتنی مؤخر الذکر حضرات کو بھی نصیب نہیں ہو سکی۔ یہ ڈیموکریسی ہرگز مناسب نہیں کہ ہر فرد اپنی من مانیاں رچائے اور حکومت خاموش اونچائی پر بیٹھ کر تماشہ کرتی رہے حکومت اب اپنے اس نظریہ پر نظر ثانی کرے اور تخریب پسندوں پر کڑی نگرانی رکھے ورنہ مرور وقت کے ساتھ ساتھ یہ طبقہ بھی اپنی جڑیں مضبوط کریں گے اور پھر کوئی حربہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔

کہہ دیا تنگ آ کے اتنا بھی کہ میں مجبور تھا
خامشی ممکن نہیں خو کردہ گفتار سے!

قرص جریان برقی

جریان (دھات کا گرنا) وہ موذی مرض ہے کہ اس سے نہ صرف اعضاء جسمانی ہی متاثر ہوتے ہیں، بلکہ آئندہ توالد و تناسل کے ذرائع کو بھی مسدود کر دیتا ہے نیز چکر آنا۔ سر گھومنا، اٹھتے بیٹھتے وقت پنڈلیوں اور کمر میں درد ہونا، چہرہ کا بے رونق ہو جانا، ہاضمہ کا خراب رہنا۔ دائمی نزلہ و زکام رہنا، غور و فکر کی طاقت جاتی رہنا، انتہا یہ کہ تپ دق (ٹی بی) میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گزر جاتا ہے۔ نعیمی دواخانہ کی "قرص جریان برقی" خواہ کتنا ہی پرانا ہو اور تمام ذرائع علاج میں ناکامی ہو چکی ہو اسے بیخ و بن سے قلع قمع کر دیتی ہے، بلکہ جسم میں از سر نو زندگی، تازگی شگفتگی پیدا کر کے مادہ تولید کو غلیظ بنا کر ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنا دیتی ہے۔ ایک ماہ کامل ان قرصوں کا استعمال کریں۔

ترکیب استعمال:- ۲-۲ قرص تازہ پانی کے ہمراہ صبح دوپہر اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

قیمت:- مکمل کورس ایک ماہ کے لئے گیارہ روپے آٹھ آنے

نعیمی دواخانہ۔ لال کھوہ موچی دروازہ لاہور

معجون سپاری پاک

باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے۔ عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مد ہے۔ عورتوں کی عام کمزوری کو دفع کرتی ہے۔

قیمت:- ایک پاؤ چار روپے

نعیمی دواخانہ۔ لال کھوہ موچی دروازہ لاہور

بقیہ: ۔ انگریزوں کا ایجنٹ کون تھا؟

گے اور کوئی امر خلاف اطاعت نہ کریں گے۔ تو مسلمانوں کو خلاف عہد و پیمان کرنا یا کسی قسم کی خیانت یا مخالفت حکام کرنا ہرگز درست نہیں اور نہ کسی قسم کی خیانت اور خلاف عہد کرنا رعایا، حکام یعنی ہنود وغیرہ کے ساتھ کرنا درست ہے۔ عہد کے پورا کرنے کی مسلمانوں کے مذہب میں اس قدر تاکید ہے۔ کہ شاید کسی دوسرے مذہب میں نہ ہو۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ط ترجمہ عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں بروز قیامت باز پرس ہوگی۔ عہد شکنی کی سخت مخالفت ہے اور کسی سے عہد کر کے اس کے خلاف کرنے پر دھمکی دی گئی ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تمام امت کو فرماتے ہیں جو کسی غیر مذہب سے عہد کر کے اس پر ظلم کرے یا اُن کو کوئی عیب لگاوے اور اس کی بلا وجہ توہین کرے یا اس پر مشقت زاید ڈالے یا اس کے مال میں سے کوئی چیز بلا رضامندی لے لیوے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو میں سے جھگڑا کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے نائبوں کو عام تعلیم یہ ہوتی تھی۔ لَا تَغْدِرُوْا یعنی خلاف عہد مت کرو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے۔ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ یعنی مسلمانوں کا ذمہ اور عہد ایک ہے اگر ایک مسلمان کسی غیر مذہب والے سے معاہدہ کرے گا تو سب مسلمانوں پر اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ اگر کسی مسلمان کے عہد کو جو اس نے کسی کے ساتھ کیا تھا۔ کوئی دوسرا مسلمان توڑنا چاہے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس عہد شکن کی کوئی عبادت فرض یا نفل ہرگز قبول نہ کرے گا۔

(۵) اسی طرح کسی کو بے گناہ اور بلا وجہ قتل کر دینا خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان حرام اور گناہ کبیرہ ہے: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ یعنی جس جان کے قتل کو خدائے تعالیٰ نے حرام کر دیا اس کو ناحق نہ مار ڈالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۝ یعنی جس نے کسی کے ساتھ عہد کر کے اس کو قتل کیا وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔

علماء فقہ کی تمام کتابیں ان مسئلوں اور روایات سے بھری ہوئی ہیں۔ پس مسلمانوں کو اپنے عہد کے موافق حکام کی تابعداری کرنا جس میں کچھ معصیت نہ ہو۔ ضروری ہے اور کسی قسم کی بغاوت، اور مخالفت اور مقابلہ اور خیانت جائز نہیں۔

(۶) اگر کوئی قوم مسلمان یا غیر مسلمان جو ممالک مقبوضہ ہمارے حکام سے خارج ہیں ان ہمارے حکام کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی کرے اور ان پر حملہ کرے تو ہم کو اس قوم کے ساتھ ہونا اور اس کو مدد دینا بھی ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ یہ بھی خلاف عہد ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ۔ یعنی اگر اہل اسلام مدد چاہیں تم سے دین کے معاملے میں پس تمہارے اوپر مدد کرنا ضروری ہے۔ مگر اس قوم کے مقابلہ میں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا ان لوگوں سے مقابلہ ہو جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو تو مسلمانوں کا ساتھ مت دو۔ پس مسلمانوں کو ہر حال اپنے عہد کی رعایت کرنی چاہیئے۔ نہ خود مخالفت کریں نہ کسی مخالفت کی اعانت کریں۔ اگر اس کے خلاف کریں گے تو سخت گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ رشید احمد گنگوہی

(از سالک راولپنڈی)

نعیمی کوڈ ٹانک

طاقت کی ایک مشہور دوا "کاڈ لیور آئل" ہے جو بکثرت استعمال ہوتی ہے، مگر اس کو خالص اور ایملشن کی شکل میں دیر ہضم ہوتی ہے، اور اس کی بو اور ذائقہ ناخوشگوار ہوتا ہے، بلکہ تین چار یوم کے استعمال سے معدہ اس کو ہضم کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے، اس لیے کاڈ لیور آئل کے مخصوص فوائد حاصل کرنے کے لیے نعیمی دواخانہ لاہور نے ایسی کیمیاوی ترکیب سے تیار کیا ہے، جو نازک سے نازک معدہ بھی قبول کر سکے اور اس کی ناخوشگوار بو کو دور کر کے ذائقہ دار خوشگوار بنا دیا ہے خصوصیت یہ ہے کہ یہ مرکب زود ہضم ہے، معدہ میں گرانی وغیرہ نہیں کرتا اس میں وٹامن ڈی (د) کے علاوہ دیگر تمام وٹامن (حیاتین) جو حیاتِ انسانی کے لیے ضروری ہیں۔ کیمیاوی ترکیب سے شامل کر دیئے گئے ہیں، اس کے استعمال کے حیرت انگیز فوائد بہت جلد ظاہر ہو جاتے ہیں۔ خون صالح بکثرت پیدا ہوتا ہے، جسم کا وزن خوب بڑھاتا ہے۔ فربہی طاقت، توانائی، اور جوانی لاتا ہے۔ پھیپھڑے، دل، جگر اور دماغ کو بے حد طاقت و قدرت بخشتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے رہتے ہوں تو اس کا استعمال کیجئے حرارت غریزی کو بڑھاتا اور قائم رکھتا ہے۔ ضعف باہ کے مریضوں کے لیے ایک لاجواب چیز ہے۔ تمام مردانہ کمزوریوں کو دور کرتا ہے اور گری ہوئی جوانی پر مسرتوں اور لذتوں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک چائے کا چمچہ صبح و شام بعد غذا نوش کریں۔ قیمت: صرف دس روپے مع محصول ڈاک

نعیمی دواخانہ۔ موچی گیٹ (لال کھوہ) ۔ لاہور

نسوانی

جس طرح مردوں کے لیے جریان ایک پریشان کن بیماری ہے، اسی طرح سیلان الرحم عورتوں کے ہلاکت آفریں ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت پاکستان میں عام ہے۔ بیشتر خواتین کی تندرستی اس نامراد بیماری سے تباہ و برباد ہوتی جا رہی ہے۔ یہ مرض اگر کچھ مدت تک قائم رہ جائے تو رحم کو اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ اول تو حمل قرار پاتا ہی نہیں، اور اگر اتفاق سے قرار پا بھی جائے، تو عموماً ساقط ہو جاتا ہے، یا بچہ اتنا کمزور پیدا ہوتا ہے کہ آئے دن طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتا ہے۔ "نسوانی" رحم کی ساری شکایتوں کا ازالہ کر کے اسے مضبوط بناتی ہے، سیلان الرحم کو روکنے میں اس کی تاثیر قابل رشک ہے، اور رحم کو قابل استقرار حمل بنا دیتی ہے۔

(ترکیب استعمال)

۲-۲ گولی صبح و شام پاؤ سیر نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔

ھدایت:۔ جن خواتین کا حمل ساقط ہو جاتا ہو، انہیں "نسوانی" کا استعمال حمل کے تیسرے مہینے سے ساتویں مہینے تک مسلسل چار ماہ کرنا چاہیئے۔ ترشی، بینگن، انڈا، مچھلی اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔

قیمت

پچاس گولی صرف چار روپے

نعیمی دواخانہ۔ موچی گیٹ (لال کھوہ) ۔ لاہور

حبّ طلائی خاص الخاص

طبِ اسلامی میں مردانہ قوت کی حفاظت کے لیے اب تک جتنی دوائیں دریافت ہوئی ہیں۔ "حبّ طلائی خاص الخاص"، ان سب سے بہتر اور نہایت زود اثر ثابت ہو چکی ہے۔ یہ ایک بیش بہا مرکب ہے، جس کے استعمال سے زائل شدہ مردانہ قوت عود کر آتی ہے۔ دل و دماغ میں غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ جسم میں نئی جوانی کی امنگیں موجزن ہونے لگتی ہیں، زرد اور بیمار چہرہ سرخ و شاداب ہو جاتا ہے۔ گویا یہ مرکب وقت سے پہلے بوڑھے ہو جانے والوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی تیسرے پہر (دن) ایک دن کا درمیان میں وقفہ دے کر رات کو سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔

قیمت:۔ بیس گولی کی شیشی چھبیس روپیہ آٹھ آنہ فی گولی دو ایک روپیہ آٹھ آنہ

نعیمی دواخانہ۔ موچی گیٹ (لال کھوہ) ۔ لاہور

ذخیرہ کتب: سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش: محمد احمد ترازی